بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلۃ دروسِ رمضان (22)

دل کی اصلاح کیوں ضروری ہے؟

دل کی اصلاح، اسے روحانی امراض سے بچا کر رکھنا اور اُن تمام چیزوں سے اس کا تحفظ کرنا جو اسے بگاڑنے والی ہوں؛ سب سے اہم اور اساسی معاملہ ہے۔ یہی وہ اوّلیں مقصد ہے جس پر توجہ سب سے پہلے مرکوز ہونی چاہیے، کیونکہ دل کی حیثیت نہایت عظیم اور اس کا اثر بدن کی مجموعی حالت پر انتہائی گہرا ہوتا ہے، خواہ وہ اثر خیر وفلاح کی صورت میں ہو یا فساد و بگاڑ کی شکل میں۔ جیسا کہ رسولِ کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)).

”آگاہ رہو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم ہی درست رہتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم ہی بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ سنو! وہ دل ہے۔“

صحیح البخاری:52، صحیح مسلم:1599

یہ حدیث دلوں کی اصلاح کے باب میں اساس اور بنیاد شمار ہوتی ہے، کیونکہ انسان کے تمام اعضائے جسمانی کی درستی دل کی درستی پر منحصر ہے اور ان سب کا بگاڑ بھی دل ہی کے بگاڑ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

لہٰذا دل کے احکام کی معرفت جسم کے ظاہری اعمال کے احکام کی معرفت سے کہیں زیادہ اہم ہے، کیونکہ دل ہی ان ظاہری اعمال کی جڑ اور بنیاد ہے اور اعضاء کے تمام افعال اسی پر قائم ہیں۔ یہی دل وہ مقام ہے جس پر ربِّ ذوالجلال کی خاص نظر ہوتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَادِكُمْ، وَلَا إِلَى صُوَرِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ)).

”یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور شکلوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے۔“

یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح مسلم:2564

اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

’’تقویٰ یہاں ہے۔‘‘ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

صحیح مسلم: 2564، مسند أحمد: 7727

دل ہی اصل بنیاد ہوتے ہیں۔ جب یہ دل سچائی اور اخلاص کے ساتھ واقعی طور پر اللہ کے تقویٰ پر قائم ہو جاتے ہیں تو انسان کے تمام اعضاء بھی درست ہو جاتے ہیں اور وہ سب کے سب اللہ کی اطاعت میں لگ جاتے ہیں، صرف اسی کی رضا کے حصول کے لیے، جو کہ بلند و برتر ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَسْتَقِيمُ إِيمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيمَ قَلْبُهُ)).

’’کسی بندے کا ایمان تب تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو جائے۔‘‘

مسند أحمد: 13048، سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2841

اصلاح القلوب کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

دَاوِ قَلْبَكَ؛ فَإِنَّ حَاجَةَ اللهِ إِلَى الْعِبَادِ صَلَاحُ قُلُوبِهِمْ.

’’اپنے دل کا علاج کرو، کیونکہ اللہ کو بندوں سے جو درکار ہے وہ ان کے دلوں کی اصلاح ہے۔‘‘

التواضع والخمول لابن أبي الدنيا: 240، حلية الأولياء: 2/154

اللہ تعالیٰ کا بندوں سے مقصود اور اس کا مطلوب یہی ہے کہ ان کے دل درست ہوں۔ دلوں کی اصلاح اس وقت تک ممکن نہیں جب تک ان کے اندر اللہ کی معرفت، اس کی عظمت، اس کی محبت، اس کا خوف، اس کی ہیبت، اس سے امید اور اسی پر توکل نہ جاگزیں ہو جائے، بلکہ دل ان تمام صفات سے بھر نہ جائیں۔ یہی حقیقتِ توحید ہے، یہی ’لا الٰہ الا اللہ‘ کا حقیقی مفہوم ہے۔

دلوں میں آہستہ آہستہ ایسی بیماریاں اور خرابیاں سرایت کر جاتی ہیں جو ان کے اندر موجود ایمان کو کمزور کر دیتی ہیں اور ان کی دین داری و اطاعت شعاری کو گھٹا دیتی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر استقامت کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ انسان دل اور نفس کی اصلاح کا اہتمام کرے، ان کا علاج کرے اور مجاہدانہ جدوجہد کے ذریعے انہیں ان مہلک بیماریوں اور باطنی امراض سے بچانے کی کوشش کرے، جو دل کو آلودہ کر کے بیمار بلکہ نڈھال کر دیتی ہیں۔ جس طرح جسمانی اعضاء بیمار ہو جاتے ہیں اسی طرح دل بھی بیمار ہوتے ہیں، بلکہ دل کا مرض جسمانی بیماری سے کہیں زیادہ خطرناک اور مہلک ہوتا ہے۔

دل کے بارے میں جن امور پر سب سے زیادہ توجہ دینا ضروری ہے، ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ اسے روحانی

بیماریوں اور باطنی امراض سے محفوظ رکھا جائے۔ یہی وہ چیز ہے جو بندے کے لیے اُس دن سب سے زیادہ نفع بخش ثابت ہوگی جس دن وہ اللہ سے ملاقات کرے گا اور اُس کے حضور کھڑا ہوگا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ * اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ * [الشعراء:88، 89]

’’جس دن نہ مال کچھ فائدہ دے گا اور نہ اولاد، سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلبِ سلیم (گناہوں سے سلامت دل) لے کر آئے۔‘‘

قلبِ سلیم وہ دل ہے جو شرک اور شک سے پاک ہو، جو ہر اس چیز سے محفوظ ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہو اور جو بدعت ومعصیت پر اصرار سے بھی سلامت ہو۔

ایسے دل کی سلامتی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ان کے برعکس صفات سے متصف ہوتا ہے؛ جیسے اللہ کے لیے کامل اخلاص، پختہ یقین، اللہ کی اطاعت کی طرف کامل رجوع، اللہ کی محبت، اس کی عظمت کا احساس اور اس کے دین وشریعت کی عظمت کو دل سے تسلیم کرنا۔ لہٰذا جب دل ان اعلیٰ صفات سے متصف ہو اور ان کے برخلاف امراض اور خصلتوں سے پاک ہو، تو ایسا دل قلبِ سلیم کہلاتا ہے۔ یہی وہ دل ہے جس کے لیے قیامت کے دن نجات مقدر ہے اور یہی وہ دل ہے جو اللہ سے ملاقات کے دن بلند درجات اور عظیم کامیابی کا مستحق ہوگا۔

لہٰذا ایک مومن کے شایانِ شان یہی ہے کہ وہ اپنے دل کی حالت پر بھرپور توجہ دے، اس کی اصلاح میں لگا رہے اور اس کی طہارت و پاکیزگی کے لیے بھرپور محنت اور جد وجہد کرتا رہے۔

اس سلسلے میں رسولِ کریم ﷺ سے صحیح ثابت یہ دعا پڑھتے رہنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا.

’’اے اللہ! میرے نفس کو اُس کا تقویٰ عطا فرما اور اسے پاکیزہ بنا، تو ہی سب سے بہتر ہے جو اسے پاکیزہ بنا سکتا ہے، تو ہی اس کا نگہبان ہے اور اس کا مالک ہے۔‘‘

صحیح مسلم: 2722

اور نبی کریم ﷺ نے سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: جب لوگ درہم و دینار جمع کر رہے ہوں، تو تم ان (قیمتی) کلمات (کو پڑھتے ہوئے ان کے ثواب) کا خزانہ جمع کرنا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ.

’’اے اللہ! میں تجھ سے دین کے معاملے میں ثابت قدمی مانگتا ہوں اور ہدایت پر ثابت قدم رہنے کا پختہ ارادہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری نعمتوں پر شکر بجا لانے کی توفیق مانگتا ہوں اور تیری بہترین عبادت کی توفیق طلب کرتا ہوں۔ میں تجھ سے ان تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، ان تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے اور ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے، بلاشبہ تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے۔‘‘

صحيح ابن حبان: 935، سلسلة الأحاديث الصحيحة: 3228

اس حدیث میں خیر، نیکی اور فضیلت کے تمام پہلو جمع کر دیے گئے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے اس دعا کی اہمیت پر بہت زور دیا اور اس بات پر خاص تاکید فرمائی کہ بندہ اس دعا کو اپنا معمول بنائے اور اس میں موجود عظیم مطالب اور جلیل مقاصد حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے۔ خصوصاً دل کی سلامتی پر بھرپور توجہ دی جائے، یعنی دل کو صاف ستھرا کرنا اور ہر اس چیز سے پاک کرنا جو اللہ کی ناراضی کا سبب بنتی ہو۔

بالخصوص اللہ کے ساتھ شرک، دین میں شک، بدعات و معاصی پر اصرار اور دیگر ایسی آفات جن سے دل کا پالا پڑتا ہے اور جو اسے شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کو ہر بھلائی کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے تمام معاملات کی اصلاح فرما دے۔ بلاشبہ وہ خوب سننے والا، نہایت قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر   إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمۃ انٹرنیشنل

...... لاہور ......